احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
۱۹- دسمبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸۴ | سوموار - ۱۵ رجب - ۱۴۱۵ھ ' ۱۹- فتح ۱۳۷۳ھش ' ۱۹ - دسمبر ۱۹۹۴ء

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں - دیکھو بہت سے ابرار دنیا میں گذرے ہیں - اگر وہ دنیادار ہوتے تو ان کے گذارے ادنیٰ درجے کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ - مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو -

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں - پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے - سو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کرکے بہت کچھ دکھائے - صرف زبان کام نہیں آتی - بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں - صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں - بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو - اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کرسکتا - چاہئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مرے گا -

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۵۰)

کوئی تم میں سے کسی دوسرے شخص کی غیبوبیت میں غیبت نہ کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(-) بعض امور کے علاوہ خصوصیت سے غیبت کے متعلق (-) معاشرے کو متنبہ کیا گیا ہے - اور ایسے الفاظ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی انسان اس پیغام کی حقیقت کو سمجھ لے تو غیبت کا تصور بھی اس کے قریب نہ پھٹکے - لیکن جس رنگ میں یہ ذکر فرمایا گیا ہے اس میں یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اس مکروہ چیز کا شوق تم لوگوں میں اتنا پایا جاتا ہے کہ گویا اس کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی تم بے اختیار اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہو -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے (-) لوگو (-) اول (-) اندازے لگانے سے اجتناب کیا کرو - اور بہت زیادہ عادت جو ہے تخمینوں کی کہ یہ ہوا ہوگا اور یہ ہوا ہوگا یہ ایک ایسی مہلک عادت ہے کہ ان اندازوں میں سے بعض یقیناً گناہ ہوتے ہیں - پس تم ایک ایسے میدان پھرتے ہو جس میدان میں خطرناک گڑھے ہیں یا جنگل کے درندے ہیں - تم سمجھتے ہو کہ تم دیکھ بھال کر قدم اٹھا رہے ہو مگر جو ایسے خطرے مول لیتا ہے یقیناً اس کا پاؤں کہیں نہ کہیں رپٹ جاتا ہے - غلطی سے کسی گڑھے میں پڑ جاتا ہے یا کسی درندے کے چھپنے کی جگہ کے قریب سے گذرتا ہے اور اسے حملے کی دعوت دیتا ہے - تو مراد یہی ہے کہ ہر ظن گناہ نہیں ہے ' یہ درست ہے بعض ظن جو درست ہوں ' حقیقت پر مبنی ہوں وہ خدا کے نزدیک گناہ نہیں لیکن ظن کرنے کی عادت خطرناک ہے - اور اس کے نتیجے میں ہرگز بعید نہیں کہ تم سے بعض بڑے گناہ سرزد ہوں -

دوسری بات یہ فرمائی کہ تجسّس بھی نہ کیا کرو ظن کا جو تعلق ہے وہ تجسّس سے بہت گہرا ہے - جب انسان کو یہ شوق ہو کہ کسی کی کوئی کمزوری معلوم کرے تو اس وقت جو ظن ہیں وہ زیادہ گناہ کے قریب ہوتے ہیں کیونکہ انسان اپنے بھائی یا اپنی بہن میں بدی ڈھونڈ رہا ہوتا ہے اور تجسّس کی عادت اگر ظن کی عادت کے ساتھ مل جائے تو بہت بڑا احتمال پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ شخص گنہگار ہوگا پس اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ فرمایا (-) اور کوئی تم میں سے کسی دوسرے شخص کی غیبت میں غیبت نہ کرے یعنی اس کی غیبوبیت میں اس کی عدم موجودگی میں اس پر تبصرے نہ کیا کرے -

(از خطبہ ۱۸- نومبر ۱۹۹۴ء)

نصیحت کے اسلوب اور طریقے خوب باریکی سے سمجھیں اور سمجھائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فہرست جنازہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۲- دسمبر ۱۹۹۴ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل جنازے پڑھائے -

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ شہزادی سلام صاحبہ اہلیہ مکرم سبحان دین صاحب لندن

نماز جنازہ غائب

۱- مکرم احمد علی صاحب کینیڈا

۲- مکرم احمد دین صاحب بھٹی ربوہ - ان کو دو کیسوں میں اسیر راہ مولا رہنے کی بھی سعادت حاصل تھی جو دوران بیماری شروع ہوئے اور وفات تک رہے -

درخوات دعا

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی کی اہلیہ محترمہ ماہ فروری ۹۴ء سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں - FITS کی وجہ سے ان کی بیماری میں شدت پیدا ہو گئی ہے - اور وہ بہت کمزور ہو گئی ہیں -

ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے -

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ربوہ کی ہمشیرہ نور بیگم صاحبہ آج کل شدید طور پر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں - انہیں فالج کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے - جس کا دماغ پر بھی اثر ہے اور وہ بے ہوش پڑی ہیں - احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے -

روزنامہ الفضل

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۹- فتح - ۱۳۷۳ ھش ۱۹- دسمبر ۱۹۹۴ء

انسان کی اپنی خیانت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں۔ سینے کا علم تو خدا ہی کو ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے"۔

حضرت صاحب اس ارشاد میں ہمیں اس بات کی تنبیہہ فرماتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ہم دوسروں پر تنقید کریں اور ان میں کیڑے نکالتے رہیں ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ اکثر اوقات یہی ہوتا ہے کہ انسان اپنے متعلق تو بہت کم سوچتا ہے اور دوسروں کی بات بات پر نقص کا اظہار کرتا ہے۔ جب بھی دوست آپس میں بیٹھتے ہیں تو ان میں سے کوئی شخص بھی اپنی کسی خامی کا ذکر نہیں کرتا۔ یوں لگتا ہے کہ اس میں کوئی خامی ہے ہی نہیں۔ لیکن سارا وقت دوسروں کا ذکر رہتا ہے اور دوسروں کے اچھے برے اعمال پر تنقید ہوتی ہے۔ حالانکہ جہاں تک کسی کے اعمال کا تعلق ہے ان کے متعلق تو صرف خدا ہی جانتا ہے کہ اس نے جو کچھ کیا وہ کیوں کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی پر اس کی طاقت اور اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اور پھر جو کچھ انسان کرتا ہے اس کا فائدہ یا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے۔ ہم خوامخواہ دوسروں کے متعلق تنقید کرکے نہ صرف اپنے غلط خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی لاعلمی کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ ایک نمایاں رنگ میں غیبت کے بھی مرتکب ہوتے ہیں دراصل انسان سب سے زیادہ اپنے آپ کو جانتا ہے۔ اور سب سے زیادہ اپنے آپ کو چھپاتا ہے۔ خاص طور پر اگر کوئی ایسی بات ہو جس کا اظہار اس کے خیال میں مناسب نہیں تو وہ اپنی ذات کے لئے تو اس بات کو بالکل چھپاتا ہے اور دوسروں کے سر تھوپ کر سمجھتا ہے کہ میں نے بڑا کارنامہ کیا ہے۔ اگر ہم دوسروں پر تنقید کرنے کی بجائے اپنی ذات پر تنقید کرنا سیکھ لیں اپنے اندرونے پر نظر رکھیں 'اپنے اعمال کو جانچیں اور پرکھیں' اور یہ دیکھیں کہ خامی کہاں ہے اور اس خامی کو دور کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ تو یقیناً سارا معاشرہ بہتری کی طرف رواں دواں ہو گا۔

نصیحت کے متعلق تو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر کسی اور میں کوئی خامی ہے اور آپ اسے جانتے ہیں تو نصیحت اس طرح کریں کہ اس شخص کے علاوہ کسی اور کو اس خامی کا پتہ نہ چلے اور اتنی محبت اور پیار سے نصیحت کریں اور نصیحت کرتے ہوئے ایسی ہمدردی کا اظہار کریں کہ وہ شخص اپنی اس خامی پر اڑ جانے کی بجائے اسے درست کرنے کی طرف مائل ہو جائے۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ہوتا یہ ہے کہ ہم دوسروں کی خامیاں سرعام پیش کرتے ہیں اور ان پر تنقید کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ خامیوں کو ڈھانپتا ہے اسے ہر شخص کے دل کا پورا پورا علم ہے لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ معاشرے میں ہر شخص کو یہ بتائے کہ فلاں شخص میں یہ خامی ہے حالانکہ اگر وہ بتائے تو اس کا علم کامل ہونے کی وجہ سے وہ بات بالکل درست ہو گی۔ اگر خدا ایسا کرتا ہے تو ہمیں بھی ایسا کرنا چاہئے۔

آپ نے چند ایک ڈاکو مار کر
ڈاکوؤں کی کھیپ کو پیدا کیا
اس سے پہلے جس قدر ہوتے تھے قتل
اس سے بڑھ کر خوں بہا انسان کا

ابوالاقبال

اپنے خالق کے حضور

دل کے آنگن میں بہاروں کا نظارا ہوتا
تُو کبھی آکے جو مہمان ہمارا ہوتا

مَیں تو اندھا تھا مری جان تجھے پا نہ سکا
ڈھونڈ پاتا جو مجھے تُو نے پکارا ہوتا

جا گراتا جو تیرے نُور کے قلزم میں مجھے
دل کے دریا میں بھرے کاش وہ دھارا ہوتا

ڈوب جاتا مَیں ترے بحرِ محبّت میں اگر
پھر تلاطم نہ سفینہ نہ کنارا ہوتا

ہائے تنکوں کے سہاروں نے ڈبویا ہے مجھے
جُز ترے کاش نہ کوئی بھی سہارا ہوتا

تیری دہلیز پہ مَر جاتا خوشی کے مارے
اندر آنے کا اگر مجھ کو اشارا ہوتا

اے مری جانِ تمنّا! مجھے اتنا تو بتا
وہ ادا کیا ہے کہ مَیں بھی ترا پیارا ہوتا

آسمانوں کے فرشتے مجھے سجدہ کرتے
تیری طاعت میں اگر وقت گذارا ہوتا

عہدِ پیری کو سمجھتا مَیں ملاقات کی رات
عمرِ رفتہ کو اگر مَیں نے سنوارا ہوتا

یوں کڑی دھوپ میں کیوں مار کے پھینکا ہے مجھے
اپنی دیوار کے سائے میں تو مارا ہوتا

آج تک دل میں ظَفَر کے یہ تڑپ ہے پیارے
چھوڑ کر سارے جہاں کو وہ تمہارا ہوتا

ظفر محمد ظفر

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۵۰

کینسر کیوں ہوتا ہے؟ اس کے علاج کے بعض اہم اصولوں کا تذکرہ

کینسر پر ریسرچ کرنے والے احمدی ان خطوط پر ریسرچ کریں

انٹی ڈوٹ کا تذکرہ- نکس وامیکا، سلفر اور اوپیم کا بطور انٹی ڈوٹ استعمال

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات بر موقعہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات مورخہ ۶- دسمبر ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۵۰

لندن-۶ دسمبر ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس میں آج انٹی ڈوٹ کے بارے میں مزید فرمایا۔ اس کے بعد ایک سوال کے جواب میں کینسر کے بارے میں قرآن کریم کے حوالے سے نہایت پر معارف اور قیمتی خطاب فرمایا۔ جس میں کینسر کی وجوہات اور اس کے علاج کے لئے بعض نہایت اہم بنیادی اصول بیان فرما کر احمدی ماہرین کینسر کو ان اصولوں پر مزید ریسرچ کی تلقین فرمائی۔

کلاس کی ابتداء میں مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمان صاحب نے بتایا کہ آج ہومیو پیتھی کی ۵۰ ویں کلاس ہے اور اس میں اب تک حضرت صاحب ۳۰ ادویہ پڑھا چکے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ۱۰۱ ہو جائیں تو کافی ہو جائیں گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کل کی کلاس میں انٹی ڈوٹ کے بارے میں بحث تھی۔ اس پر مکرم رشید بری صاحب جو یہاں پر ایک ہومیو پیتھک کالج میں باقاعدہ طالب علم ہیں ڈاکٹر ہانمن (موجد ہومیو پیتھی) کا ایک اقتباس لائے ہیں جس میں اس موضوع کا بیان ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہنی من لکھتا ہے جب اوپیم OPIUM بہت چھوٹی طاقت ایک دو یا تین من دی جائے اور بارہ گھنٹوں میں دو تین دفعہ دی جائے تو بیماری اپنی اصلی صورت کو نمایاں کر دیتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے اس بارے میں یہ کہا تھا کہ نکس وامیکا اور سلفر بیماری کی علامتیں کھولنے میں نمایاں کام کرتی ہے۔ نکس وامیکا بعض صورتوں میں ٹھیک بھی کر دیتی ہے۔ سلفر دوائی کے رد عمل کو بحال بھی کر دیتی ہے اور از سر نو جسم ان بیماری کے خلاف رد عمل دکھاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھی میں اگر اثر نمایاں نہ ہو تو دو ہی طریقے ہیں یا تو یہ کہ دوا کی پوٹنسی کو اونچا کر دیا جائے یا پھر ضرورت پڑے تو دوا دوہرا دی جائے۔ اور جب دیکھیں کہ بار بار دوہرانے سے بھی اثر کم ہوتا ہے تو پوٹنسی اونچی کر کے دی جائے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ پوٹنسی وہی رہنے دی جائے اور بیچ میں ایسی دوا دی جائے جو رد عمل کو بحال کر دے۔

حضرت صاحب نے زنکم ZINCUM کا ذکر فرمایا کہ اس کا رد عمل یہ ہوتا ہے کہ دوا پروونگ شروع کر دے یعنی بے حسی کا الٹ کر دے۔

سلفر کے بارے میں فرمایا کہ اس میں تضاد پایا جاتا ہے۔ بعض پہلوؤں سے جلد کے قریب جو باریک ریشے ہوتے ہیں جنہیں نسیں کہتے ہیں ان میں زیادہ زود حسی ہو تو سلفر اس کو ٹھیک کر دیتی ہے۔ اور سلفر کے نتیجے میں اگر جلد کے اوپر رد عمل ہو تو نکس وامیکا اس کو ٹھیک کرتی ہے۔

سلفر اونچی پوٹنسی میں کام کرتی ہے۔ ہنی من کے نزدیک اوپیم اونچی طاقت میں یہی کام کرتی ہے۔ سلفر اپنی ذات میں بہت حساس ہے حضرت صاحب نے فرمایا زود حسی اور چیز ہے اور جلدی بیماریاں اور چیز ہے۔ سلفر سے جو بیماریاں جلد کی طرف آنے کا رجحان ہو اس کا علاج سلفر نہیں بلکہ نکس وامیکا ہے۔

حضرت صاحب نے اپنی بات کو دوبارہ وضاحت سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض دوائیں اس لئے دی جاتی ہیں کہ بعض دوسری دوائیں کام چھوڑ جاتی ہیں یا بعض جسم ایسے ہوتے ہیں جو کسی دوا کے خلاف رد عمل نہیں دکھاتے۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

ایسی صورت میں ہانمن کے نزدیک چھوٹی طاقت میں اوپیم حسی طاقتوں کا از سر نو پیدا کرنے کا کام کرتی ہے۔ دوبارہ حرکت دے دیتی ہے۔ یہ جسم کی طاقت کو نہ صرف بحال کر دے گی بلکہ بیماری کے نقوش کو بھی نمایاں کر دے گی۔ تا کہ اس کے مطابق دوا کی تلاش اور علاج میں آسانی ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس ضمن میں میرے ذاتی تجربے میں سلفر بے حسی کو دور کرنے کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔ اور دوا کی اصل علامتیں کھل کر دوبارہ کام شروع کر دیں گی۔ بعض دفعہ کئی دوائیں اکٹھی دینے سے رد عمل مل جل جاتے ہیں۔ اور ایک نئی شکل نظر آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کو گویا استری کر کے ہموار کرنے کا کام سلفر کرتی ہے۔

سلفر خود زود حس بھی ہے یہ بے حسی کو صرف دور ہی نہیں کرتی۔ اس کی زود حسی جلد کے کناروں پر موجود نسوں سے تعلق رکھتی ہے۔ وہاں اگر زود حسی پائی جائے تو سلفر اس کا علاج ہے۔ اس کی کچھ علامتیں زنکم سے ملتی ہیں۔

زنک بہت زود حس دوا ہے۔ اگر ہومیو پیتھک طاقت میں دوا دی جائے اور نارمل طریق پر بار بار دوہرائی جائے تو بعض اوقات جسم ہومیو علامتیں ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن اگر اس کو زنک کی ضرورت ہو تو مریض اس کی ایک دو خوراکوں کے بعد وہ علامتیں ظاہر کرنے لگ جاتا ہے مثلاً اگر سلفر دی جائے تو خیال یہ ہوتا ہے کہ سر کی چوٹی اور پاؤں کی جلن دور ہو گی۔ لیکن دور ہونے کی بجائے جلن پیدا ہو جائے۔

برائیونیا اس خیال سے دی جائے کہ قبض ختم ہو گی اور پیاس کم ہو گی اس کی بجائے قبض پیدا ہو جائے اور پیاس بھڑک اٹھے۔

یعنی ایسا مریض جو ایسی علامتیں ظاہر کرے جن کو دور کرنے کے لئے دوا دی جا رہی ہو تو زنکم دینے سے جسم صحیح رد عمل دکھانے لگ جائے گا۔

آپٹیکل NERVE (آنکھ کا عصبہ) پر زنک کا بہت اثر ہوتا ہے۔ آنکھوں کے ساتھ باریک اعصابی ریشے ہوتے ہیں ان پر زنک کا بہت اثر ہوتا ہے۔ تھوڑی سی بھی IRRITATION ہو جائے تو زنک بڑی جلدی اور تیزی سے اثر کرتی ہے۔

زنک کے مریض کے رات کو پاؤں بے چین ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ایک عضو کی بے چینی ہے۔ ہر عضو میں جہاں اعصاب حساس ہوں یہ بے چینی ہو سکتی ہے۔ بعض فالجوں میں زنک دیں تو جسم رد عمل دکھانا شروع کر دیتا ہے۔ سارے جسم میں شدید بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ فالج بحال ہو رہا ہو تو TINGLING ہوتی ہے۔ جس ریشے یا نس پر بھی زنک اثر دکھائے، بیماری ٹھیک ہو رہی ہو وہاں شعور آتے ہی بڑی بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ زنک کے بارے میں ایک ضمنی بات کا بیان تھا۔

بحث یہی ہے کہ زود حس دوائیں کون سی ہیں اور بے حسی والی کون سی ہیں۔ زود حسی دو قسم کی ہے ایک یہ کہ دوائیں کام کرنا چھوڑ دیں حالانکہ پہلے مریض رد عمل نہیں دکھاتا۔ در حقیقت اسے دکھانا چاہئے یا مختلف علامتیں گڈمڈ ہو جائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا میرے تجربے میں ایسے موقعے پر نکس اور سلفر ایسی چوٹی کی دوائیں ہیں اور ان کی موجودگی میں شاذ ہی کسی دوسری دوائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ تاہم ہانمن کا کہنا ہے کہ ایسے وقت اوپیم اثر کرتی ہے۔ ہنی من ہومیو پیتھی کا موجد تھا۔ اس کا کہنا ہے تو وہ ضرور اثر کرتی ہو گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایسی باتیں صرف کتب پڑھنے سے سمجھ نہیں آتیں۔ جب تک تجربہ ساتھ نہ ہو۔ ورنہ پڑھنے والا بغیر پڑھے آگے بڑھ جاتا ہے۔ میں یہ لیکچر اس لئے دے رہا ہوں کہ کتابیں پڑھنا آسان ہو جائے اس کے بعد ہر قسم کا مطالعہ زیادہ فائدہ دے گا۔

کینسر کیوں ہوتا ہے؟ حضرت صاحب نے کلکیریا دوبارہ شروع کرنی چاہی تھی کہ مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمان صاحب نے لتھوانیا کے ایک احمدی دوست کا سوال پیش کیا۔ سوال یہ تھا کہ کینسر کی روک تھام کے لئے کیا کوئی سد باب ہے۔ کیا کوئی ایسا مستقل علاج ہے کہ کینسر پیدا ہی نہ ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لئے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ کینسر پیدا کیوں ہوتا ہے۔ متفرق وجوہات ہیں جن سے کینسر پیدا ہوتا ہے۔ جو احمدی ماہرین کینسر پر ریسرچ کر رہے ہیں ان سے مختلف ممالک میں میری کئی بار گفتگو ہو چکی

ہے۔ میں نے ان کو بتایا ہے کہ اس لائن پر ریسرچ کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا قرآن کریم کے حوالے سے کینسر کو سمجھنا آسان ہے۔ یہ باغی ہے۔ بغاوت کرتا ہے۔ جس طرح شیطان نے نظام قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور پھر ایسے شیطان کی باتیں لوگ جلدی ماننے لگ جاتے ہیں۔ جہاں یہ پہنچ جائے پھر اس کے خلاف جسم کا طبعی ردعمل نہیں ہوتا۔ شیطان کی طرح انسانی خلیوں میں اعتدال کا جو نظام ہے اس کو کام نہیں کرنے دیتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا مثلاً دانت ہے اس کو اللہ نے حکم دیا ہے کہ کس رفتار سے بڑھنا ہے۔ وہ اگر اس رفتار سے بڑھنا بند کر دے تو تھوڑے عرصے کے بعد دانت گھس کر ختم ہو جائے۔ اور اگر اس رفتار سے زیادہ بڑھے تو یہ بھی ممکن ہے کہ دانت سر سے پار نکل جائے۔ اس لئے اس کو حکم ہے کہ اتنا ہی بڑھو کہ جتنی گھسائی پٹائی ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا جہاں دانت زیادہ جلدی اگتے ہیں ان میں دانت کا استعمال بھی زیادہ تیز ہوتا ہے۔ مثلاً کینیڈا میں ایک جانور ہے جس کا نام بی ور BEAVER ہے۔ یہ انجنیئر جانور کہلاتا ہے۔ جو ڈیم بناتا ہے۔ یہ اپنے دانتوں سے کاٹ کاٹ کر درخت دریاؤں میں پھینکتا ہے۔ پھر ان پر مٹی پھینکتا ہے۔ پھر گھاس پھونس اور پتے لے کر اسے مضبوط سیمنٹ کر دیتا ہے۔ جیسے کسی بہت اعلیٰ درجے کے صناع نے کام کیا ہو۔ ایک پہلو سے پانی جاری رہتا ہے۔ جب یہ ڈیم بنالیتا ہے۔ تو اس کے ایک کونے پر اپنا گھر تعمیر کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جانور اس کے گھر اور بچوں کو تکلیف نہ دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا بتانے والی بات یہ ہے کہ اس جانور کے دانت باقی مخلوقات سے اس طرح سے غیر معمولی رفتار سے بڑھتے ہیں کہ اگر اس نے درختوں کو اس طرح کاٹنا ہو تو اس کے اپنے دانت تیز رفتاری سے بڑھ کر اس کے اپنے سر سے پار ہو جائیں۔ جہاں جلدی کی ضرورت تھی وہاں قدرت نے اس کے دانتوں کو تیزی سے بڑھنے کا نظام عطا کر دیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جو چیز نظام سے باغی ہو اسے کینسر کہتے ہیں۔ پھر کینسر کو باغی شیطان کے طور پر حکومت ملتی ہے۔ اور قرآنی اصول کے مطابق اسی قسم کے بندوں پر حکومت ملتی ہے۔ خدا کے بندوں پر اس کو حکومت نہیں ملتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے بیماری ہوتی ہے اس کے بعد کینسر ہوتا ہے۔ انسان کے جسم میں اس کی وجوہات ایسی دوائیں ہیں مثلاً انٹی بائیوٹک ادویہ ہیں جو بیماری کو نوچ پھینکتی ہیں۔ مگر جسم کا اپنا اس میں کوئی عمل نہیں ہوتا جسم سویا رہتا ہے۔ اللہ نے عبادت کا جو نظام جاری کیا ہے کہ مقررہ وقت پر اٹھو اس کا مقصد جسم کو جگانا ہے۔ اور جس کو گود میں رہنے کی عادت ہو جائے اس میں شیطان کے دخل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ غلط چیزوں کے خلاف طاقت نہ ہونا گناہ ہے لیبا کمزور انسان رفتہ رفتہ اس طاقت کو کھو بیٹھتا ہے۔ گناہوں کے خلاف ردعمل ظاہر نہیں کرتا۔ پھر جسم کو مقابلے کی طاقت ہی نہیں رہتی۔ اس لئے کہ جسم کی بجائے کوئی اور مقابلہ کر رہا ہے۔ جب ناجائز کے خلاف مدافعت کی طاقت ختم ہو جاتی ہے تو جسمانی اصطلاح میں جو ناجائز باتوں کے خلاف ہوتا ہے اس کو حکومت کا موقع مل جاتا ہے پھر اس حکومت کے خلاف طاقت ہی نہیں رہتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ مضمون ہے جو کینسر کو اچھی طرح شناخت کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہر انسانی جسم میں کینسر کا مادہ ہوتا ہے۔ چونکہ جسم مقابلہ کرتا ہے اس لئے اس کو بڑھنے نہیں دیتا۔ وہ جسم جو کینسر کے مقابلے کی طاقت چھوڑ دیتا ہے اس پر کینسر کے ذرات' یا رجحانات قبضہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس لئے کوئی ایک دوا ایسی نہیں ہو سکتی۔ بعض عادتیں۔ بعض غذائیں' دیکھ بھال کی طرز کہیں انٹی بائیوٹک دواؤں کے اثرات اس کا سبب بن جاتے ہیں۔ علامتوں کے بغیر ہم نہیں پہچان سکتے۔

کینسر پر ریسرچ کی ایک نئی تجویز

حضرت صاحب نے فرمایا اس مضمون پر غور کرتے ہوئے میں نے ایک اور تجویز سوچی ہے احمدیوں کو اس پر ریسرچ کرنی چاہئے۔

کینسر کے بارے میں یہ بات طے ہے کہ جب جسم میں ایک قسم کا کینسر آتا ہے تو دوسری قسم کا کینسر نہیں آتا۔ اگر ایسے مریض کے جسم میں جو کسی دوا سے قابو میں نہ آتا ہو ایک اور قسم کا کینسر کسی طرح داخل کر دیا جائے۔ تو دونوں کینسر آپس میں لڑنا شروع کر دیں گے۔ اور آپس میں لڑ لڑ کر یا مر جائیں گے یا کمزور ہو جائیں گے۔ اور جسم کو اس پر غلبہ پانے کا موقعہ مل جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ محض ایک نظریہ ہے کوئی تجربہ نہیں۔ قرآن شریروں کے ذکر میں فرماتا ہے کہ اللہ خبیثوں کو آپس میں لڑا دیتا ہے۔

حضرت امام جماعت اول کی ترکیب

حضرت امام جماعت احمدیہ اول نے ایک اور طریق پر اس کو استعمال کیا۔ سل کے مرض میں جو دواؤں کے قابو میں نہ آتا تھا اور مریض بڑی تکلیف دہ حالت میں تھا انہوں نے مصنوعی طور پر ٹانگ پر ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ جو بہت تکلیف دے رہی تھی۔ سارے جسم کی توجہ اس طرف ہو گئی اور سل کے اندر جو نقصان پہنچانے کا ملکہ تھا وہ ختم ہو گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ مضمون وہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا علاج بالمثل ہے۔ ہومیو پیتھی بھی علاج بالمثل ہے۔ ہم بیماری کا علاج دوا کو بہت خفیف کر کے کرتے ہیں۔ لیکن اگر اسی ظاہری دوا سے بھی علاج کیا جائے تو یہ بھی ایک قسم کا علاج بالمثل ہوگا۔

حضرت صاحب نے احباب جماعت کو کہا کہ وہ سلیشیا کا علاج لے کر وفد بنا کر یہاں کے ایڈز سنٹر میں جائیں اور ان سے اجازت لیں کہ ہم بعض مریضوں پر کنٹرولڈ تجربے کرنا چاہتے ہیں اگر یہ علاج متعارف ہو جائے تو بنی نوع انسان کو اس سے بڑا فائدہ ہوگا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کینسر کا علاج یہ ہے کہ جسم کے IMMUNE سسٹم کو کیسے بحال کرنا ہے۔ جس قسم کا کینسر ہے اس قسم کی دوا ملے جو بعینہٖ ویسا ہی اثر رکھتی ہو اور اسے اونچی طاقت میں دیا جائے تو جسم اس کے خلاف ردعمل دکھائے گا۔

اونچی طاقت کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا یہ بعض اوقات VIOLENT (متشدّدانہ) اثر بھی کرتی ہے لیکن بعض دفعہ ہلکا اثر کر کے رفتہ رفتہ بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ ہر دفعہ وائیلنٹ اثر نہیں ہو جاتا۔ بہرحال اس میں احتیاط ضروری ہے۔ مثلاً سل کے مریضوں میں اگر پھیپھڑوں کے اندر زخم میں اور سل کے مادے جراثیم کی گٹھلیوں کی شکل میں ہیں تو اونچی طاقت کی دوائی اسے نکال پھینکنے کی کوشش کرے گی تو خطرہ ہے کہ اس ردعمل سے خون کی رگیں بھی پھٹ سکتی ہیں اور مریض ایک ہی دن میں مر بھی سکتا ہے۔

جسم کے اندر بندوق یا پستول کی گولی چلی جائے اور وہ جگہ ایسی ہو جہاں پر نازک حصہ ہو اور دوا اسے نکالنے کا حکم دے دے تو اردگرد کی رگوں کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے اونچی طاقت بہرحال نہ دی جائے۔

اگرچہ سلیشیا جس طرح کام کرتی ہے وہ سمجھ میں نہیں آتا۔ عام طور پر آرام سے بیرونی چیز کو نکال کر لے جاتی ہے۔ میں نے کبھی رگیں پھٹتی نہیں دیکھیں۔ مگر سل کے مریض کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اونچی طاقت وہاں وائیلنٹ ہو کر نقصان کرتی ہے جہاں پر جسم میں طاقت نہ ہو بیماری سے کمزور ہو چکا ہو۔ اگر جسم کی مجموعی طاقت دوا کے ردعمل کی طاقت سے کم ہو تو پھر جسم میں ہنگامہ ہو جائے گا۔

بعض ادویہ مثلاً کلکیریا کارب اگر C.M میں دیں تو ہنگامہ پیدا نہیں کرتی کیونکہ اس دوا کا مزاج آہستہ آہستہ اثر کرنے والا ہے۔ دوا کی رفتار ہلکی ہے مثلاً رحم کا نیچے گرنا ہو' ہر عضو ڈھیلا ہو' پھوڑے گہرے ہوں تو کلکیریا کارب موثر ہو گی وہ آہستہ آہستہ موثر اور طاقتور اثر کرے گی۔ اس لئے کلکیریا کارب اونچی طاقت میں بے شک دیں۔ آہستہ آہستہ وقت لے کر اثر کرے گی۔

کینسر میں اونچی طاقت اس لئے ضروری ہے کہ سارے جسم کی غفلت نے اسے بے حس کر دیا ہوتا ہے۔ اس نے حالات سے صلح کر لی ہوتی ہے۔ جس کی اجازت نہیں ہمارے جسم کی شریعت ہمارے ڈی این اے میں موجود ہے جو اس کی اجازت نہیں دیتی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ فرضی باتیں نہیں ہیں حقیقت ہے۔ اللہ فرماتا ہے ہم نے نفس کو پیدا کیا اور اس کے اندر فجور' اور تقویٰ پیدا کر دیا اور اس کے اپنے دائرے میں جو شریعت ہے وہ اس کے اندر الہام کر دی۔ جسم اس کی مخالفت کرتا رہتا ہے مگر ساتھ ساتھ اس کو سزا بھی ملتی رہتی ہے۔

لیکن جب جسم بیماریوں سے صلح کر لے آرام طلبی میں راضی ہو جائے تو شیطان کا قبضہ کر لینا لازمی ہے کینسر اسی صورت حال میں پنپتا ہے۔ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے جو کیا جانا ضروری ہے اس پر توجہ کی جائے۔ اس کے بغیر بیماری کا علاج کرنا غلط ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کینسر پر ریسرچ کرنے والوں نے اس پیغام کو تجربے سے سمجھا ہے وہ کہتے ہیں جو بات آپ کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کا حل کیسے تلاش کیا جائے۔

حضرت صاحب نے اس بات کو قوموں پر بھی چسپاں فرمایا کہ جب قوموں میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور ملک کی ساری اخلاقیات تباہ ہو جاتی ہے ایک ایک رگ میں ظلم بھر جاتا ہے اور اصل بیماریوں سے توجہ ہٹادی جاتی ہے تو پھر کینسر قوموں پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اس صورت میں جب تک توجہات درست نہ ہوں گی قوموں کا کینسر بھی دور نہ ہوگا۔

ایسی صورت حال کی اصلاح کے لئے کسی بہت بڑے ابتلاء' بڑی تنبیہہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو انذار کرے یا اس کی توجہ تبشیر کی طرف کر دی جائے۔ اور جب بشیر اور نذیر کا انکار کیا جا چکا ہو تو پھر کینسر کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جو بھی سنجیدگی سے ان باتوں پر غور کرے وہ اس کی سچائی کا قائل ہو جائے گا۔

اس کی جدوجہد کے لئے سطحی اقدامات جس طرح چھوٹی چھوٹی دوائیں دی جاتی ہیں وہ اصل کینسر کو دور نہیں کرتیں صرف اس کے اثرات اور تکالیف کو کسی قدر کم کر دیتی ہیں۔ اس کے علاج کے لئے اونچی طاقت کی طاقتور دوا دی جاتی ہے۔ جو رفتہ جو رفتہ اثر کر کے لمبی

باقی صفحہ ۵ پر

محمد محمود طاہر۔ ایم اے ابلاغیات

زبان کی حقیقت و قدامت

اپنے خیالات و احساسات و جذبات کے اظہار اور ایک دوسرے کے درمیان ابلاغ کے لئے انسان زبان کا سہارا لیتا ہے۔ اسی طرح چرند و پرند بھی اپنی بولیاں بولتے ہیں جنہیں ہم سمجھ نہیں پاتے لیکن حیوانات اپنے اظہار کے لئے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ جب سے انسان کی تخلیق ہوئی ہے اس کے پاس اظہار رائے اور مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے آلہ کار کے طور پر زبان موجود رہی ہے۔ لیکن خود زبان کے بارہ میں یعنی اس کی تاریخ، ماہیت اور ارتقاء کے متعلق صاحب اللسان انسان نے بہت دیر کے بعد سوچنا شروع کیا۔ زبان کے اندر ہونے والی تبدیلیاں اور ان کے فطرتی ارتقاء کے بارہ میں علم نسبتاً نیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم تغیرات زبان اور زبانوں کے آپس میں تعلقات اور رشتوں کے بارہ میں جان سکتے ہوں۔

زبان کیا ہے؟ اس کی تعریف کئی طرح اور مختلف الفاظ میں کی جا سکتی ہے۔ مثلاً زبان خدا تعالیٰ کا ایک عطیہ ہے اور اس کی نعمت ہے جو اس نے اپنے بندے پر کی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے خیالات، احساسات، جذبات اور ضروریات کا اظہار ایک دوسرے سے کر سکتا ہے۔ زبان ابلاغ کا آلۂ کار ہے۔ انسان اپنی سماجی ضروریات کے لئے کسی خاص لفظ کو خاص معنوں میں استعمال کر کے اپنا مافی الضمیر ادا کرتا ہے۔ ان الفاظ اور حرفوں کے مجموعہ کو ہم زبان کہہ سکتے ہیں۔ ہم زبان کی تعریف یوں بھی کر سکتے ہیں کہ زبان خیالات و احساسات کے اظہار کا سب سے مکمل اور اہم ذریعہ ہے کیونکہ یہ اظہار اشاروں وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ یا پھر زبان ان جسمانی حرکتوں اور اشاروں کا نام ہے جن میں قوت گویائی سب سے زیادہ اہم ہے جس کو دوسرا انسان سمجھ سکتا ہے اور جس وقت چاہے اپنے ارادے سے دہرا سکتا ہے۔

زبان کی اہمیت یہ سب پر عیاں ہے۔ قدیم سے جب انسان نے معاشرہ میں رہنا شروع کیا اس کی بنیادی ضرورت تھی کہ وہ اپنی ضروریات کا اظہار دوسروں سے کر سکے، اپنے خیالات و جذبات کا اظہار اپنے ساتھیوں تک کر سکے۔ ان کا سب سے مکمل اور اہم ذریعہ یا آلہ کار زبان ہے۔ آج اس کی اہمیت قدیم سے بھی بڑھ چکی ہے کیونکہ ہم ابلاغ عامہ کے دور سے گذر رہے ہیں۔ کہتے ہیں جس کو ایک زبان آتی ہے وہ ایک شخص ہے اور جس کو دو زبانیں آتی ہیں وہ دو اشخاص کی نمائندگی کرتا ہے۔ کسی ملک، قوم یا علاقے پر اگر آپ حقیقی نفوذ چاہتے ہیں یا اپنے نظریات کا حامی بنانا چاہتے ہیں یا اپنے خیالات سے دوسروں کو متأثر کرنا چاہتے ہیں تو زبان ہی ابلاغ کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔

زبان کیسے وجود میں آئی؟ اس بارہ میں مختلف نظریات موجود ہیں۔ کہ انسان نے جانوروں کی بولیوں کو نقل کر کے زبان بنائی یا محنت و مشقت کی حالت میں جو آوازیں نکلیں ان کی بنیاد پر زبان کا تصور قائم ہوا یا جذبات و احساسات کے اظہار کے لئے جو شدت جذبات سے آوازیں نکلیں ان کی بنیاد پر زبان کا تصور معرض وجود میں آیا۔ یا اس طرح کہ مل جل کر گانے بجانے، جذبات کو بڑے پیمانے پر پیش کرنے سے جو الفاظ بن گئے ان کے اوپر آواز کا تصور کیا گیا۔ لیکن جیسا کہ ابتدا میں بیان کیا گیا ہے کہ زبان خدائے رحمان و رحیم کا عطاء کردہ عطیہ ہے جو اس نے اپنی پیاری مخلوق کو دیا ہے۔ اور یقیناً اوّلاً جو زبان تخلیق آدم کے بعد انسان کو دی گئی وہ الٰہی الہام کی صورت میں تھی جس کو بنیاد بنا کر انسانوں نے اپنی زبان کے قالب میں ڈھالا اور پھر اختلاف السنہ کا دور وقت، حالات و واقعات کے تغیرات کے ساتھ واقع ہونا شروع ہوا۔

قدیم زبان کون سی ہے؟ یہ سوال لسانیات کی دنیا میں گردش کرنے والا نہایت اہم سوال ہے۔ اس سوال کے جواب کے لئے ماہرین لسانیات کو کئی تجربات سے گذرنا پڑا ہے اس سفر میں کئی نئی راہیں دریافت ہوئیں اور نئی تحقیقات لسانیات میں ہوئی ہیں۔ اولاً تو قیاس ہوتے رہے کہ زبانوں کا آپس میں تعلق موجود ہے۔ جو انہیں ایک زبان کی طرف لے جاتا ہے۔ لیکن عالمانہ طور پر یہ بات ۱۷۸۶ء میں سامنے آئی جب ایک سکالر (سر ولیم جونز) نے کلکتہ میں ایک لیکچر دیا جس میں اس نے سنسکرت، یونانی، لاطینی جرمن اور قدیم فارسی کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ خیال ظاہر کیا کہ ان سب زبانوں کا تعلق کسی ایک زبان سے ہے۔ اور جو زبان سب سے زیادہ ان میں سے قریب ہے وہ سنسکرت ہے۔ گویا سر ولیم جونز کے لیکچر کے بعد لسانیات کے میدان میں زبان کی قدامت اور زبانوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق ہونا کے نظریہ نے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کروالی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (۱۸۳۵ء۔۱۹۰۸ء) نے ایک کتاب منن الرحمان تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں ایک معرکۃ الآراء نظریہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے۔ منن الرحمٰن کتاب میں حضرت صاحب نے بعض بنیادی اصول اپنے دعویٰ کے اثبات میں بیان فرمائے ہیں کہ ان خصوصیات کی بناء پر عربی زبان ام الالسنہ ہے۔

حضرت صاحب کے دعویٰ کی روشنی میں بہت زیادہ محنت طلب کام حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے کیا ہے جو گزشتہ سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ آپ دور حاضر کے عظیم ماہر لسانیات گذرے ہیں۔ حضرت شیخ صاحب نے دنیا کی کئی اہم زبانوں پر دسترس حاصل کرنے کے بعد جن کی تعداد تین درجن کے قریب ہے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ سب زبانیں ایک ہی چشمہ سے نکلی ہیں اور وہ چشمہ عربی زبان کا ہے جو فصاحت و بلاغت میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی۔ وہ وقت ضرور آئے گا جب عربی کے ام الالسنہ ہونے کا دعویٰ اپنے لئے کئی سکالرز کی تائیدی گواہیاں اپنے ساتھ لئے ہوئے آئے گا اور حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے کام کو تسلیم کرتے ہوئے دنیا انہیں بیسویں صدی کا عظیم ماہر لسانیات قرار دے گی۔ حضرت شیخ صاحب نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے پر کس طرح تحقیق کی ہے شیخ صاحب کی کتب آپ کے مطالعہ کی منتظر ہیں۔

میرا ازلی ابدی ساتھی

ٹھنڈ ہو اور گرمی ہو۔
ٹھنڈی ہوا چلے اور طوفان بادوباراں ہو۔
دھوپ ہو اور بارش ہو۔
کانٹا ہو اور پھول ہو۔
قدرت کے یہ تمام مختلف پہلو ہیں۔
میری زندگی ایسی ہے کہ میں زیادہ کچھ نہیں جانتا۔
لیکن وہ لوگ جو صاحب اقتدار ہیں۔
جو اپنی طاقت کے ایک ہی جھٹکے کے ساتھ دنیا بدل دینے کا اہتمام کرتے ہیں۔
ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہوں۔
یہ طاقت ہنسی اور کھلکھلاہٹ۔
یا خوف اور آنسوؤں۔
کے ساتھ ایسا کرتی ہے۔ یہ یہاں بھی موجود ہے اور وہاں بھی۔
اور میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ بھی ہوں۔
وہی کچھ ہوں۔

MY ETERNAL MATE

Cold and warm
Breeze and storm
Sun and shower
Thorn and flower
All are norms
Of the nature's forms
My life is such
I know not much
But I must yield
To them who wield
The power to make
- With a mighty shake
The world that be
With a giggle and a glee
Or fear and tear
Over there and here
I know that I'm I
With a smile and a cry

Whate'er is there
It's all my share
And I must know
That I cannot throw
My fate - my lovely fate
My eternal mate.

چاہے میرے پاس ایک مسکراہٹ ہو یا ایک چلاہٹ۔
جو کچھ بھی موجود ہے۔
اس سب کچھ میں میرا حصہ ہے۔
اور مجھے یہ جان لینا چاہئے۔
کہ میں اپنی تقدیر کو پھینک نہیں سکتا۔
میری پیاری تقدیر جو میری ازلی ابدی ساتھی ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

جدوجہد کرتی ہے۔

کینسر کے علاج کا ایک اور اصول

حضرت صاحب نے فرمایا کینسر کے علاج کا ایک دوسرا اصول یہ ہے کہ جسم میں جو حصے کینسر سے متاثر نہیں ہیں اور صحت مند ہیں ان پر کام کیا جائے۔ جو حصے بے حس اور شل ہو چکے ہیں اس کی سطح پر کام کرنا مشکل ہے۔ اس اصول کے مطابق صحت مند حصوں کو کام میں لا کر بیمار حصوں کے خلاف استعمال کیا جائے۔ اس سے بھی کامیابی ہو سکتی ہے۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاسر عرفات' رابن' اور پیریز- امن نوبل پرائز

۱۹۹۴ء کا نوبل امن انعام مشترکہ طور پر حاصل کرنے والے پی ایل او کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر اضحاک رابن اور وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز نے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ جنگ اور خونریزی میں گذارنے کے بعد آخر امن پر اتفاق کیا اور اس انعام کے حق دار قرار پائے۔

ان تینوں کو گزشتہ دنوں ناروے میں نوبل امن انعام دیا گیا جو دنیا کا سب سے زیادہ باوقار اور مستند انعام سمجھا جاتا ہے۔ ذیل میں ان تینوں شخصیات کے حالات زندگی درج کئے جاتے ہیں۔

مسٹر یاسر عرفات: پی ایل او کے لیڈر مسٹر یاسر عرفات کی عمر ۶۴ سال ہے۔ انہوں نے زیتون کی شاخ (امن کی علامت) بلند کی اور اپنے گوریلا جنگجو لیڈر ہونے کا امیج ترک کر کے امن کی راہ اختیار کی۔ اور یہودی ریاست کے ساتھ دوستی کا ہاتھ آگے بڑھایا۔

جولائی ۱۹۹۳ء میں وہ ہمیشہ کے لئے اپنے گھر غزہ میں واپس تشریف لے آئے۔ قریباً تیس سال تک وہ اسرائیل کے سب سے بڑے دشمن کے طور پر دنیا بھر میں جانے جاتے تھے۔ وہ تیس سال کی جلاوطنی کے بعد گھر واپس آئے۔ لیکن جب سے اب تک وہ امن منصوبے کے شدید مخالفوں کے نرغے میں ہیں اور دنیا بھر کے دورے کر کے اپنی فلسطینی ریاست کے لئے فنڈز اکٹھے کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی ریاست کے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے۔

۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ء کو جب انہوں نے وائٹ ہاؤس کے لان میں صدر کلنٹن کی موجودگی میں اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابن سے ہاتھ ملایا تو وہ لمحہ ان کی زندگی کا ایک نیا موڑ ثابت ہوا۔ اس روز اسرائیل کے ساتھ خود مختاری کے معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ یاسر عرفات نے ۹۱-۱۹۹۰ء کی خلیج کی جنگ میں عراق کی حمایت کی۔ تاہم وہ اس حمایت کے اثرات سے جلد باہر آگئے اور ایک بار پھر مغربی طاقتوں کے ہمنوا ہو گئے۔ ۱۹۶۹ء میں انہوں نے پی ایل او کی ایگزیکٹو کمیٹی کے چیئرمین کا عہدہ سنبھالا۔ جب سے اب تک وہ اپنے مخصوص چیک دار عربی طرز کے سکارف کے ساتھ دنیا بھر میں فلسطینی کاز کے علم بردار کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

کئی دفعہ مسٹر عرفات پر قاتلانہ حملے ہوئے اور وہ بال بال بچتے رہے۔ خود فلسطینیوں میں ان کی جان کے شدید دشمن موجود ہیں۔ اور کئی عرب ممالک بھی ان کی مخالفت پر کمربستہ رہے ہیں۔

رحمان رؤف عرفات القدوا الحسینی دسمبر ۱۹۲۹ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ تحریری ریکارڈ میں تو یہی لکھا ہے لیکن ان کی شائع شدہ آپ بیتی میں لکھا ہے کہ وہ یروشلم (بیت المقدس) میں پیدا ہوئے۔ ان کے باپ کا تعلق غزہ سے تھا اور وہ مصر میں کاروبار کرتے تھے۔ سخت محنت کرنے کے عادی مسٹر یاسر عرفات دنیا بھر کے دورے کرتے رہتے ہیں تا کہ فلسطینیوں کے لئے حمایت اور ان کے لئے فنڈز حاصل کر سکیں۔

اضحاک رابن: اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر اضحاک رابن جنہوں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ وہ فلسطینیوں کی ہڈیاں توڑ دیں گے اب انہوں نے فلسطینیوں اور اردن کے ساتھ امن کے معاہدے کر لئے ہیں۔ اسرائیل کی فوج کے سربراہ کی حیثیت سے انہوں نے مشرقی بیت المقدس اور مغربی کنارے کو فتح کیا۔ غازہ پر قبضہ کیا اور گولان کی پہاڑیوں کو شام سے چھینا۔ یہ کامیابیاں انہوں نے ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں حاصل کیں۔

۷۲ سالہ اسرائیلی وزیر اعظم اب بھی فلسطینی خود مختار ریاست کے ساتھ خاصا سخت رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ اسلامی انتہا پسند گروپوں کی طرف سے خود مختاری کے اور امن کے معاہدے کو فلسطینی حقوق اسرائیل کے ہاتھ فروخت کرنے سے تعبیر کیا جا رہا ہے اور اس بارے میں سخت رویہ اپنایا ہوا ہے اس وجہ سے مسٹر رابن امن معاہدے کو مختلف مرحلوں میں عمل در آمد کرتے ہوئے خاصی سستی اور تاخیر سے کام لے رہے ہیں۔ مسٹر رابن یروشلم میں بائیں بازو کی ایک صیہونی فیملی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین ہگانہ کے عہدیدار تھے۔ ہگانہ یہودیوں کی اس فوج کا نام ہے جو فلسطین پر برطانوی اقتدار کے زمانے میں قائم ہوئی تھی۔

دوسری جنگ عظیم میں انہوں نے ہگانہ کے ایک رکن کے طور پر حصہ لیا۔ ۱۹۴۷ء میں وہ اس فوج کے ڈپٹی کمانڈر بن گئے۔ اور ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کی "جنگ آزادی" میں انہوں نے یروشلم تل ابیب روڈ کھولنے میں کامیابی حاصل کی۔ جس کے نتیجے میں ہزاروں فلسطینیوں کو ترک وطن کرنا پڑا۔

۱۹۶۴ء میں وہ اسرائیلی فوج کے سربراہ بنے اس کے دس سال بعد واشنگٹن میں کچھ عرصہ اسرائیلی سفیر رہنے کے بعد وہ ایسے پہلے وزیر اعظم بنے جو اسرائیل میں پیدا ہوا تھا۔ وہ اس عہدے پر ۱۹۷۷ء تک فائز رہے۔ ۱۹۸۲ء میں انہوں نے اسرائیل کے لبنان پر حملے کی حمایت کی۔ اور ۱۹۸۴ء میں اپنے ملک کے وزیر دفاع بن گئے۔ ۱۹۸۷ء میں جب فلسطینی علاقوں میں تحریک انتفاضہ شروع ہوئی تو مسٹر رابن نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ وہ مظاہرین پر فائرنگ کریں اور ان کی ہڈیاں توڑ دیں۔ ۱۹۹۲ء میں وہ دوبارہ وزیر اعظم بنے اور اپنے امن منصوبے پر عمل در آمد شروع کیا۔

شمعون پیریز: وزیر دفاع شمعون پیریز نے تاریخ میں ایک خاص مقام اس وقت حاصل کیا جب انہوں نے اوسلو میں خفیہ مذاکرات کے بعد خود مختاری کے منصوبے کا تانا بانا تیار کیا۔

۷۱ سالہ پیریز عرصہ دراز سے اس علاقے میں بات چیت کے ذریعے امن حاصل کرنے اور اقتصادی تعاون کے پرچارک رہے ہیں۔ چار سال مسلسل عام انتخابات میں شکست کھانے کے بعد قریب تھا کہ ان کا سیاسی کیریئر ختم ہو جاتا انہوں نے لیبر پارٹی کی قیادت مسٹر رابن کے سپرد کر دی جنہوں نے ۱۹۹۲ء کے عام انتخابات میں فتح حاصل کر کے پارٹی کو قیادت دلوائی۔

واشنگٹن میں جاری شدہ فلسطینیوں کے ساتھ امن مذاکرات ناکام ہوئے تو انہوں نے اپنی خصوصی حکمت عملی کے ذریعہ اوسلو میں فلسطینیوں سے خفیہ مذاکرات کئے۔ وہ ۱۹۲۳ء میں وشنیوا (پولینڈ) میں پیدا ہوئے۔ ۱۱ سال کی عمر میں فلسطین آئے۔ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۵۹ء میں وہ پارلیمنٹ کے رکن بنے۔ اس سے قبل وہ وزارت دفاع کے ڈائریکٹر جنرل رہے۔ ان کا اہم کام اسرائیل کے مضبوط ملٹری انڈسٹریل کمپلیکس کا قیام ہے۔ ان کو اسرائیل کے ایٹمی ریسرچ پروگرام کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔ وہ مختلف عہدوں پر وزیر رہے اور ان کی مسٹر رابن سے ہمیشہ محاذ آرائی رہی ہے۔ ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۶ء تک وہ مخلوط حکومت کے وزیر اعظم رہے۔ اس کے بعد وہ وزیر دفاع اور وزیر قانون رہے۔ ۱۴ اکتوبر کو امن کے نوبل انعام کے اعلان پر انہوں نے کہا کہ میں کسی شہرت کا خواہش مند نہیں ہوں۔ میں امن کو نوبل انعام پر ترجیح دیتا ہوں۔

☆ ○ ☆

مسلمان جمہوریہ چیچنیا پر روسی فوج کا حملہ

بوسنیا میں مسلمان دشمنوں سربوں کی حمایت کے بعد اب روس اپنے ہی علاقے میں ایک اور بوسنیا کو جنم دے رہا ہے۔ روسی فوجوں نے گزشتہ دنوں اتوار ۱۱ دسمبر کو کاکیشائی مسلمان جمہوریہ چیچنیا پر حملہ کر دیا۔ حملہ آور فوجیں جنہیں فضائیہ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی معاونت حاصل ہے مسلمان فوجوں کو روندتی ہوئی دارالحکومت گروزنی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ہر محاذ پر خونریز جنگ جاری ہے۔ صدر ڈوڈائف نے ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور پوری قوم کو ہر صورت حال سے نبٹنے کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ ۱۲ لاکھ کاکیشائی مسلمان اپنی آزادی اور خود مختاری کو برقرار رکھنے کے لئے کسی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔ اور اپنے ملک کے چپے چپے کا دفاع کریں گے۔

اس سے قبل چیچنیا نے روس (رشین فیڈریشن) سے علیحدگی اختیار کر کے آزاد مملکت بننے کا اعلان کیا تھا۔ جس کو روس نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ چنانچہ روس کی حمایت سے باغیوں نے مسلمان حکومت کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ ان باغیوں کو روس کی خفیہ اور اعلانیہ حمایت حاصل تھی۔ لیکن روسی حکومت کا حملہ یہ بتاتا ہے کہ باغیوں کے ذریعے چیچنیا کے اقتدار تک روسی رسائی حاصل کرنے کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ لہٰذا روس نے اب ریاست پر حملہ کر دیا۔

چیچنیا کی چھوٹی سی مسلمان حکومت روس کی طاقتور افواج کا کب تک مقابلہ کر سکے گی اس سوال کا جواب مشکل نہیں ہے۔ اسلامی سربراہ کانفرنس میں یہ معاملہ پیش بھی ہو گا یا نہیں اس کا بھی ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ عام مسلمان ممالک نے جس طرح بوسنیا کے بارے میں بے حسی سے کام لیا ہے۔ شاید ایسا ہی رد عمل چیچنیا میں دیکھنے میں آئے اور یہ چھوٹی سی مسلمان ریاست اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکے۔

☆ ○○○ ☆

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط آباد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ چوہدری محمد اسحاق صاحب ریٹائرڈ پنجاب بورڈ آف ریونیو لاہور حال مقیم لیہ بوجہ ذیابیطس عرصہ دراز سے علیل چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

○ عزیزہ ثمینہ کوثر بنت مکرم عامر شیر جوئیہ صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کے گلے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا۔ بچی اگرچہ ہسپتال سے گھر آگئی ہے مگر تکلیف بہت ہے۔ نیز اس کی والدہ بھی شدید بیمار ہے۔ دونوں کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم احمد طاہر صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی کی والدہ صاحبہ کا بائیں کولہے کی ہڈی کا اپریشن مورخہ ۹۴-۱۰-۲۶ کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا تھا جو کہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ ہسپتال سے ۹۴-۱۱-۲۸ کو فارغ ہو گئی ہیں مگر ابھی بہت کمزور ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل کی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن ۲۰ دسمبر کو فضل عمر ہسپتال میں ہوگا۔ اپریشن کی کامیابی اور ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم صوفی جاوید اقبال صاحب ربوہ ۳۔ دسمبر ۹۴ء کی صبح ربوہ میں ٹریفک کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ پاؤں میں فریکچر ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مولوی عبدالرحمان صاحب (وفات یافتہ) آف کھاریاں، کینیڈا میں بعارضہ قلب سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز فخر احمد ابن مکرم فاروق احمد صاحب کالاباغ (میانوالی) بعمر ۳ سال جو وقف نو میں شامل ہے کی ٹانگ میں سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی تھی اور ٹانگ میں PUS پڑ جانے سے اپریشن ہوا ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ شہناز اختر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد قاسم صاحب نے ۱۹۷۴ء میں D/۰۹۸ اغلام محمد آباد فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

رپورٹ انٹر کلب ٹورنامنٹ ایوان محمود سپورٹس کلب

○ ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ کا انٹر کلب ٹورنامنٹ ۷ دسمبر تا ۹ دسمبر ۱۹۹۴ء انعقاد پذیر ہوا۔

ایک لمبے عرصہ کے بعد ایوان محمود کلب کا ہونے والا یہ پہلا ٹورنامنٹ تھا۔ اس میں کھلاڑیوں نے ذوق و شوق سے حصہ لیا اور ان کا جوش دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ ٹورنامنٹ صرف سپورٹس کلب کے ممبران کے درمیان تھا اور اس میں بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس کی کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ ہر کھیل میں سنگل اور ڈبل گیمیں ہوئیں۔ بیڈ منٹن میں چالیس کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ جنہیں کھیل کی بنیاد پر تین حصوں یعنی سینئر۔ جونیئر اور جونیئر بوائز میں تقسیم کیا گیا۔ سنگل میں ۳۵ کھلاڑیوں نے اور ڈبلز میں ۳۶ کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ بیڈ منٹن میں سنگلز کی ۱۰۰ گیمز ہوئیں اور ڈبل کے ۳۷ میچ کھلائے گئے۔

ٹیبل ٹینس میں ۱۳ کھلاڑی شامل ہوئے۔ اس میں ایک ہی معیار تھا۔ سنگل میں ۱۳ کھلاڑی اور ڈبل میں ۱۰ کھلاڑی شامل ہوئے۔ ٹیبل ٹینس میں ۳۹ میچ سنگل کے اور ۱۱ میچ ڈبل کے کروائے گئے۔

۹۔ دسمبر ۹۴ء کو مہمان خصوصی مکرم مرزا غلام قادر احمد صاحب مہتمم مقامی نے جیتنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

(صدر ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہمیت" ہے۔ مضمون ۳ تا ۵ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں اس کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵۔ جنوری ۹۵ء ہے۔ خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں۔ قائدین اور ناظمین سے بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام سے مضامین لکھوانے کی کوشش کریں اور بروقت مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

قرارداد تعزیت بر وفات

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ

اہلیہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی (سابق رئیس المربیان مغربی افریقہ) کی وفات پر جماعت احمدیہ یو۔کے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ مکرم شیخ عبدالرب صاحب جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے کی بیٹی تھیں۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق آپ کے بھائی ہیں آپ کی ایک ہمشیرہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب (سوداگرمل) کی اہلیہ اور دوسری ہمشیرہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما سابق مربی افریقہ اور حال سیکرٹری رشتہ ناطہ یو کے کی اہلیہ ہیں۔ آپ نے ۸۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے چھ بیٹے ہیں۔ ان میں سے مکرم مبارک احمد صاحب نذیر کینیڈا میں مربی ہیں۔ اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نذیر یو کے میں ہائی ویکمب جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں۔

آپ بہت صابرہ اور ملنسار خاتون تھیں۔ آپ زیادہ دیر ربوہ میں رہیں جبکہ آپ کے خاوند ایک لمبا عرصہ مغربی افریقہ میں خدمت دین کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اکیلے بڑی ہمت سے اپنے سب بچوں کی تعلیم و تربیت کی اور سارے بچے بفضلہ تعالیٰ لائق اور خادم دین ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بخشش فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں۔

ممبران جماعت احمدیہ یوکے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر احمدی فرد۔ ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ احمدی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ اور پھر وصولی کے لئے پوری کوشش کرے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ڈش انٹینا
بہترین رزلٹ والا
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
6 فٹ -/5500
اب صرف 8 فٹ 7000
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

قرارداد تعزیت بر وفات

شیخ عبدالوہاب صاحب

○ مجلس عاملہ انصاراللہ اسلام آباد شرقی محترم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ، اسلام آباد کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ ایک لمبے عرصے تک کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں غیر معمولی محنت، اخلاص اور مستعدی کے ساتھ خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق پائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے قیام اسلام آباد کے دوران تو آپ جوانوں سے بھی بڑھ کر مستعدی کے ساتھ خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کی وفات پر نہایت ہی محبت بھرے انداز میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ ایسے مخلصین کو زندہ رکھے ایسے مخلصین کی وجہ سے جماعت زندہ ہے، اللہ کرے ایسے مخلصین کی جماعت میں کبھی کمی نہ آئے، ایک کو بلائے تو اس کی جگہ سو ہزار پیدا کرتا چلا جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱۔ نومبر ۹۴ء)

جملہ اراکین مجلس انصاراللہ اسلام آباد شرقی محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے دعا کرتے ہوئے آپ کی اہلیہ محترمہ، بچوں اور دیگر اعزہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جملہ اراکین

مجلس انصاراللہ شرقی اسلام آباد

مفید اور مؤثر دوائیں
• تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور اور مفید ترین گولیاں فی ڈبی -/20
• نور نظر: اولاد نرینہ کیلئے کامیاب ترین دوا۔ فی کورس -/625 اور -/125
• سپاری پاک: لیکوریا کے لئے طب یونانی کی مشہور و معروف دوا۔ فی ڈبی -/30
• زد جام عشق خاص: قوت وامساک کی مشہور عالم گولیاں
فی ڈبی 30 گولی -/300
اطباء اور طبی سٹاکسٹ توجہ فرماویں۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ
فون: 211538

خبریں

ربوہ : 18 دسمبر-1994ء
سردی کی شدت میں کمی آگئی ہے
درجہ حرارت کم ازکم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی سرمایہ کاروں نے پاکستان میں اڑھائی ارب ڈالر کی مزید سرمایہ کاری کے ۱۸ سمجھوتوں پر دستخط کردیئے ہیں- امریکی کمپنیاں تیل کی تلاش پر ۳۸- ملین ڈالر اور ۲۲۸ ملین ڈالر ان ذرائع سے توانائی حاصل کرنے پر صرف کریں گی- ۴۲۵ ملین ڈالر دوسرے منصوبوں پر صرف ہوں گے- دستخطوں سے قبل امریکی نائب وزیر توانائی نے بے نظیر بھٹو سے طویل مذاکرات کئے-

○ ایم کیو ایم کے مسٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ اگر حکومت ایم کیو ایم کو دہشت گرد سمجھتی ہے تو مذاکرات کا ڈھونگ کیوں رچا رہی ہے- حکمران ایم کیو ایم کے بارے میں اپنے تضادات کا جائزہ لیں- کراچی میں ہمارے سوا کون ہے جس سے بے نظیر مذاکرات کریں گی-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چند روز میں کراچی کا امن بحال ہو جائے گا بے گناہ مارے جا رہے ہیں- صورت حال پریشان کن ہے- ایسے اقدامات کر رہے ہیں کہ حالات معمول پر آجائیں- انہوں نے کہا کہ میاں شریف کی گرفتاری کے وقت ان سے وہ سلوک نہیں ہوا جو سابقہ دور میں مخالفوں کی گرفتاری کے وقت کیا جاتا تھا-

○ امریکی صدر کی رہائش گاہ وائٹ ہاؤس پر نامعلوم شخص نے اندھا دھند فائرنگ کی پورے علاقے کی ناکہ بندی کے باوجود پولیس ملزم کو پکڑ نہ سکی-

○ مشہور سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی نے پاکستان واپسی کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے- انہوں نے کہا کہ خطرہ ہے کہ مجھے ہیروئن کی سمگلنگ میں ملوث کردیا جائے گا-

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ ٹیلی ویژن کوریج یا اخبارات کا پیٹ بھرنے کے لئے مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں- انہوں نے بی بی سی سے انٹرویو میں کہا کہ حکومت کے مقرر کردہ ججوں سے انصاف کی توقع نہیں ہے-

○ ایک خاتون ایڈووکیٹ نے ہائی کورٹ میں ایک آئینی رٹ دائر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایم پی اے ہوسٹل لاہور میں مقیم ارکان صوبائی اسمبلی' شراب اور عورتوں' کے دھندے کی وجہ سے اپنی نشستوں سے محروم ہو چکے ہیں- انہوں نے مطالبہ کیا کہ بند کمرے میں تفتیش اور انکوائری کرکے گندی مچھلیوں پر پابندی لگائی جائے اور اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے- اس رٹ درخواست میں گورنر' وزیر اعلیٰ' سپیکر اور قائم مقام قائد حزب اختلاف کو فریق بنایا گیا ہے-

○ وفاقی وزیر تعلیم سید خورشید شاہ نے کہا ہے کہ اخبارات کا کردار منفی ہے خبروں سے قوم کے ذہن میں خوف پیدا ہو جاتا ہے لوگ شہہ سرخیاں پڑھ کر گھروں سے باہر نہیں نکلتے- آزادی صحافت اس چیز کا نام نہیں کہ ملک کا وجود خطرے میں پڑ جائے-

○ اپوزیشن کے جنرل مجید ملک نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد لانے کا فیصلہ ختم نہیں کیا- اچھے وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے-

○ صدر لغاری اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے ہیں- انہوں نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے رہنما امن و امان قائم رکھنے کی یقین دہانی کرائیں تو حکومت کے ساتھ ان کے مذاکرات کی نگرانی میں خود کروں گا-

○ مردم شماری کے بارے میں وفاقی حکومت نے پنجاب کے مطالبات کو غیر آئینی قرار دے دیا ہے- تمام سیاسی جماعتیں اور صوبے اس بارے میں اتفاق کرلیں تو وفاقی حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا-

○ کراچی میں نامعلوم افراد نے وزیر محنت و افرادی قوت غلام اکبر لاسی کے بنگلے پر حملہ کیا- مختلف علاقوں میں پولس پر بھی حملہ کیا گیا- تھانیدار سمیت ۲- افراد ہلاک ہو گئے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مصنوعی مہنگائی پیدا کر کے عوام کو پریشان کیا جا رہا ہے- قیمتوں میں اضافہ قابل تشویش ہے- نجی ملوں کے مالکان نے ٹیکس کم کئے جانے کے باوجود گھی کی قیمت کم نہیں کی-

○ وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ کرپشن کے ۲۹۷ کیسوں پر تحقیق مکمل ہو چکی ہے- مزید ۳۲۷ کیسوں پر تحقیق جاری ہے-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بدعنوان افراد کو فارغ کر دیا جائے گا- تمام متعلقہ محکمے کرپشن کے خاتمے کے لئے ملک قاسم کی رپورٹ پر عمل درآمد کریں-

○ غیر ملکیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خطرناک علاقوں میں نہ جائیں طلبہ کی ہلاکت کے بعد مغربی سفارت کاروں نے یہ ہدایات جاری کی ہیں- عروس البلاد کراچی میں آگ اور خون کا کھیل جاری ہے مزید ۱۲- افراد ہلاک ہو گئے- یہ ساری ہلاکتیں صرف دس گھنٹوں کے دوران ہوئیں-